یعنی ابراہیم خان کے باپ کا نام کلا خان بیان ہوا ہے (کلا خان) فقیر جان کا بیٹا تھا یہ احوال اسی طرح بیان ہوئے ہیں۔
علاوہ ازیں حضرت میاں محمد عمر چمکنی اور آپ کے صاحب زادوں نے اپنے نسب نامہ پر مستقل رسالے بھی قلم بند کیے ہیں۔ مگر کسی تحریر میں بھی اپنے جدامجد کلا خان کا نام "عبدالخالق" نہیں بتایا۔

ان تاریخی حقائق کی روشنی میں ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب چمکنی کے دادا کا نام کلا خان تھا نہ کہ عبدالخالق۔ ورنہ حضرت موصوف کے دستیاب شجرہ ہائے نسب میں ضرور اس کا ذکر آتا۔

دوم یہ کہ جناب اثر صاحب عنوان مذکور کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ اپنی پشتو منظوم تالیف "توضیح المعانی" ص۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

" میں نسلاً افغان ہوں لیکن میرے جدامجد دریائے راوی پنجاب کے مغربی کنارے اور شاہراہ شیر شاہ سوری کے شمال میں موضع فرید آباد میں قیام پذیر تھے۔ اس شاہراہ اور فرید آباد کے درمیان ایک موضع سیدان والا ہے جہاں سید محمد گیسو دراز الحسینی کی نسل کے سادات آباد ہیں۔ میرے جدامجد عبدالخالق عرف کلا خان (کلان خان) کی بیوی اسی سیدان والہ کے سادات خاندان سے تھیں اور میرے والد اس سیدہ کے فرزند تھے۔"

مندرجہ بالا پورا بیان حضرت میاں صاحب چمکنی کی کتاب "توضیح المعانی" کی طرف منسوب کیا گیا ہے حالانکہ مذکورہ کتاب میں اس بارے میں صرف یہ تحریر ہے کہ:-

" میں نسباً افغان ہوں میرے دادا کلا خان نے فرید آباد میں سکونت اختیار کی۔ یہاں وہ سادات خاندان کی ایک خاتون سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگئے اس خاتون سے میرے والد ابراہیم پیدا ہوئے۔"

غرض یہ کہ "توضیح المعانی" میں فرید آباد کے محل وقوع، موضع سیدان والہ، نام عبدالخالق، عرف کلا خاں (کلان خان) اور موضع سیدان والا میں آباد سادات وغیرہ کا کوئی ذکر موجود نہیں۔ راقم کے نزدیک یہ جناب اثر صاحب کی تحقیق و تخمین کا نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ مضمون نگار نے حضرت میاں صاحب کی جانب منسوب کر کے جو شعر نقل کیا ہے اصل کتاب میں وہ یوں لکھا ہے:-

دی حُما نیکو نہ چہ پیدار سیدے زۂ یمہ سیدؔ پر دے نسبت پہ وجہ دے

ڈاکٹر محمد حنیف البوسی ایٹ پروفیسر اسلامیات اسلامیہ کالج پشاور۔

ڈنمارک کا مرکز ثقافت اسلامیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کے مرکز ثقافت اسلامیہ کا افتتاح ۱۹۷۳ء میں ایک چھوٹی سی عمارت (NORRE SOGADE - 43) میں ہوا تھا۔ جو اب تک مسجد کی حیثیت سے قائم ہے۔ اسلامی سرگرمیوں کی ابتدا اسی مسجد سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں دلچسپی لی۔ اس لئے